۶

لو، آ گئی برسات

مجتبیٰ حسین

پہلی بات

عام طور پر تین موسم مشہور ہیں؛ سردی، گرمی اور برسات۔ صحت وتندرستی کے لیے سردی کا موسم مشہور ہے حالانکہ اس موسم میں سردی سے بچنے کے لیے ہم گرم کپڑوں میں دبکے رہتے ہیں۔ گرمی کے موسم کو عام طور پر پسند نہیں کیا جاتا۔ تاہم طلبہ کو گرمیوں کی چھٹیوں کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ کسانوں کے لیے بارش کا موسم بہت اہم ہے۔ بارش کے آتے ہی وہ بوائی کے کام میں جٹ جاتے ہیں۔ ہر موسم کے اپنے فوائد اور کچھ نقصانات ہیں۔ بتائیے آپ کو کون سا موسم پسند ہے؟

اس سبق میں بارش کے موسم کو کچھ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ یہ موسم اپنی پریشانیوں کے باوجود ہمیں خوبصورت نظر آتا ہے۔

جان پہچان

مشہور مزاح نگار مجتبیٰ حسین ۱۵ر جولائی ۱۹۳۶ء کو گلبرگہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم والد صاحب کی نگرانی میں گھر پر ہوئی۔ انھوں نے عثمانیہ یونی ورسٹی سے بی۔اے کیا۔ معاون مدیر کی حیثیت سے اخباروں میں ملازمت کی اور کالم بھی لکھے۔ ان کے طنزیہ ومزاحیہ مضامین، خاکوں اور سفرناموں کے کئی مجموعے منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔ ان کی تخلیقات ہندی، انگریزی، روسی، جاپانی وغیرہ زبانوں میں ترجمہ کی جا چکی ہیں۔ حکومتِ ہند نے انھیں 'پدم شری' کے اعزاز سے نوازا ہے۔ 'قطع کلام'، 'سفر لخت لخت'، 'جاپان چلو جاپان چلو' اور 'آدمی نامہ' ان کی مشہور تصانیف ہیں۔ مجتبیٰ حسین کا انتقال ۲۷ر مئی ۲۰۲۰ء کو حیدرآباد میں ہوا۔

لیجیے جناب! آ گئی برسات لیکن ذرا ٹھہریے۔ برسات کے آنے کی اطلاع ہم کیوں دیں؟ برسات تو اپنی آمد کا اعلان خود کر دیتی ہے۔ یہی تو وہ موسم ہے جو اس شان سے آتا ہے کہ لگتا ہے کسی بادشاہ کی سواری آ رہی ہے۔ پہلے نقیب آوازیں لگائے گا۔ پھر توپوں کی سلامی ہوگی اور تب کہیں بادشاہ سلامت جلوہ گر ہوں گے۔ دوسرے ملکوں کی برسات کی بات ہم نہیں کرتے البتہ اتنا ضرور جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کی برسات بڑی دلیر اور بہادر ہوتی ہے کیوں کہ وہ دشمن پر غفلت میں حملہ نہیں کرتی بلکہ اسے پہلے سے آگاہ کر دیتی ہے کہ لو ہم آ رہے ہیں، میدان چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ دوسرے یہ کہ ہماری برسات بڑی ذہین اور چالاک ہوتی ہے کیوں کہ یہ اسی وقت آتی ہے جب آپ گھر سے باہر ہوں اور جب آپ کے پاس چھتری بھی نہ ہو۔ تیسرے یہ کہ ہماری برسات کافی پڑھی لکھی بھی ہوتی ہے کیوں کہ یہ اخبار میں موسم کا حال پڑھتی ہے اور پھر تردیدی بیان کے طور پر برستی ہے۔ بھلا بتائیے ایسا باضابطہ کردار کون سے موسم کا ہوتا ہے۔ دوسرے موسموں کا یہ حال ہوتا ہے کہ چوری چھپے آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ جب تک ہم اخبار سے درجۂ حرارت معلوم نہیں کر لیتے تب تک نہ ہمیں سردی معلوم ہوتی ہے اور نہ ہی گرمی۔ ایسے موسموں کو لے کر کیا کیجیے گا! سچا موسم تو وہی ہوتا ہے جو آئے تو بس سارے ماحول پر چھا جائے۔ وہ اُمڈ اُمڈ کر اور گرج گرج کر برسنے والی بدلیاں اور وہ کڑک کڑک کر چمکنے والی بجلیاں جب آتی ہیں تو سارے ماحول پر چھا جاتی ہیں۔

برسات کا موسم بڑی اُمیدوں والا موسم ہوتا ہے۔ جب ہم چھوٹے تھے اور کبھی رات کو گھن گرج کے ساتھ طوفانی برسات

ہوتی تھی تو ہم ساری رات بستر میں پڑے پڑے اپنے دل میں اس اُمید کو پروان چڑھایا کرتے تھے کہ صبح جب ہم اسکول جائیں تو پتا چلے کہ سارا اسکول طغیانی میں بہہ گیا ہے۔ اسکول کے ساتھ ساتھ سارے ٹیچر بھی اپنی چھڑیوں سمیت بہہ گئے ہیں اور ساری کتابیں بھی بہہ گئی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ جب ہم اُمیدوں والی رات گزار کر اسکول پہنچتے تھے تو اسکول جوں کا توں کھڑا ہوتا تھا مگر اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ برسات ہمارے دل میں سینکڑوں اُمیدیں پیدا کر دیتی ہے۔ ہمارے دل پر ہی کیا موقوف ہے، برسات کی آمد سے پہلے خود دھرتی کے سینے میں بھی بڑی اُمیدیں چھپی ہوتی ہیں جو بعد میں لاکھوں ننھے منے ہرے بھرے پودوں کی شکل میں دھرتی کے سینے سے اُبل پڑتی ہیں۔

برسات کے موسم کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس سے بچنے کے لیے ہر آدمی ہر ممکن کوشش کرتا ہے لیکن پھر بھی اس کوشش میں ہار جاتا ہے۔ سڑک پر جس کسی کو دیکھیے، وہ نہ صرف رین کوٹ میں بند ہوتا ہے بلکہ ایک عدد چھتری بھی اپنے ساتھ رکھتا ہے لیکن پھر بھی بھیگ جاتا ہے۔

برسات کے موسم کی ایک اور خوبی یہ ہوتی ہے کہ اس میں آدمی دوسرے آدمی کو پہچان نہیں پاتا کیوں کہ سارے ہی لوگ رین کوٹوں، ٹوپیوں اور چھتریوں کے نیچے چھپ جاتے ہیں۔ اکثر ایسا ہوا کہ ہم مالک مکان سے اپنے گھر کی چھت کی شکایت کرنے ان کے گھر پہنچے اور وہ ہماری نظروں کے سامنے رین کوٹ میں چھپ کر گھر سے باہر نکل کر چلے گئے اور بعد میں ان کی بیوی نے بتایا، "ابھی جو صاحب آپ کے سامنے رین کوٹ اوڑھ کر گزرے، وہ آپ کے مالک مکان ہی تو تھے۔" اس کا بدلہ ہم نے اکثر یوں لیا کہ جب مالک مکان ہم سے کرایہ مانگنے کے لیے گھر آتے ہیں تو ہم بھی رین کوٹ اوڑھ کر ان کی نگاہوں کے سامنے سے فاتحانہ گزر جاتے ہیں۔ اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دیا جائے، نہ سہی لیکن اینٹ کا جواب اینٹ سے دینے میں کیا قباحت ہے؟

ہم نے ہر برسات میں مکان بدلنے کی پوری پوری کوشش کی لیکن پچھلی برسات کے ایک واقعے کے بعد ہم نے یہ کوشش ترک کر دی ہے۔ ہوا یوں کہ ایک رات لگاتار اور دھواں دھار برسات ہوتی رہی اور اس کے ساتھ ہی ہمارے مکان کی چھت بھی ٹپکتی رہی۔ ہم ساری رات بھیگتے رہے۔ دوسرے دن ہم نے تہیہ کرلیا کہ اب مکان بدل کے رہیں گے۔ سو مکان کی تلاش میں ایک محلے میں پہنچے اور ایک پنواڑی سے پوچھا، "کیوں بھئی! کیا تمھارے محلے میں کوئی مکان خالی ہے؟"

وہ بولا، "بابو جی! ایک مکان خالی تو تھا مگر آپ نے یہاں آنے میں پورے چھے گھنٹوں کی تاخیر کر دی۔"

ہم نے پوچھا، "کیا وہ مکان کرایے پر اُٹھ گیا؟"

اس پر وہ بولا، "نہیں بابو جی! کل رات کی دھواں دھار برسات کی وجہ سے ابھی چھے گھنٹے پہلے وہ مکان گر گیا۔ اگر آپ چھے گھنٹے پہلے آتے تو آپ کو ضرور مل

جا تا۔" اس واقعے کے بعد بھلا کس کی شامت آئی ہے کہ وہ نیا مکان تلاش کرے۔ لہٰذا اب ہم برسات کی آمد سے پہلے کھانسی، نزلہ اور زکام کی دواؤں کا اسٹاک جمع کر لیتے ہیں اور اس طرح اس چھت کا مقابلہ کرتے ہیں۔

برسات کے موسم کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اس میں نئے نئے سماجی تعلقات اور آپ کے نئے نئے دوست پیدا ہوتے ہیں۔ فرض کیجیے آپ برسات میں اپنی چھتری کھولے سڑک پر چلے جا رہے ہیں کہ اچانک ایک صاحب آپ کے ساتھ ساتھ چلنے لگیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپ سے بہت قریب آ جائیں گے۔ ایک بار ہم نے ایک شخص کو اسی طرح اپنی چھتری کے نیچے پناہ دی تھی۔ آدمی صورت سے نہ صرف شریف لگتا تھا بلکہ وضع قطع سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ اس نے ہماری چھتری کے نیچے آ کر ہماری چھتری کو عزّت بخشی ہے۔ اسی لیے ہم کافی دور جا کر اسے گھر تک چھوڑ آئے۔ اتفاق سے دوسرے دن ہماری ملازمت کا انٹرویو تھا۔ انٹرویو میں پہنچے تو دیکھا کہ وہی شخص ڈائرکٹر کی کرسی پر بیٹھا ہے۔ اس نے ہم سے کوئی سوال نہیں پوچھا۔ صرف یہ کہا، "تم جا سکتے ہو۔ تمھارا انتخاب ہو چکا ہے۔" ہم جانتے ہیں کہ اس ملازمت کے لیے ہمارے پاس ایک ہی کوالیفکیشن تھی اور وہ تھی ہماری چھتری۔

برسات کا موسم آتے ہی سڑکوں پر جا بجا چھتریاں ہی چھتریاں نظر آنے لگتی ہیں۔ مردوں کی چھتریاں الگ ہوتی ہیں اور خواتین کی الگ۔ اگرچہ اب مردوں اور عورتوں کے لباس کا فرق مٹتا جا رہا ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ چھتریوں کے معاملے میں ابھی جنس اتنی مشکوک نہیں ہوئی ہے۔

برسات کے موسم کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ ان دِنوں کیچڑ کی بالکل قلّت نہیں ہوتی۔ کیچڑ آپ کو جا بجا مل جائے گی۔ کیچڑ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس پر سے پھسلنے میں بڑا مزہ آتا ہے۔ اتنا مزہ کہ بعض اوقات نہ صرف آپ کی ہڈی ٹوٹ جاتی ہے بلکہ چار پانچ سو روپیوں کا سوٹ بھی غارت ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ بڑے اعلیٰ اور نفیس سوٹ پہن کر کیچڑ پر سے پھسلتے ہیں اور گھر جا کر آئینے میں اپنی صورت دیکھتے ہیں۔ ہم نے بڑے بڑے شہسواروں کو کیچڑ سے پھسلتے دیکھا ہے۔ جو بدقسمت حضرات کیچڑ پر سے پھسل کر اپنے کپڑے خراب نہیں کر پاتے ان کے کپڑوں پر اب موٹریں کیچڑ اُچھالتی پھرتی ہیں کہ لو بھئی، اُداس کیوں ہوتے ہو۔ یہ لو کیچڑ! اور پھر شڑاپ کے ساتھ آپ کا روم روم کیچڑ میں لت پت ہو جاتا ہے۔

معنی و اشارات

نقیب	–	وہ شخص جو بادشاہ یا امرا کی سواری کے آگے آواز لگاتا جاتا تھا
تردید	–	رد کرنا، کسی بات کے خلاف بات کہنا
باضابطہ	–	باقاعدہ
طغیانی	–	سیلاب
موقوف	–	منحصر
اینٹ کا جواب پتھر سے دینا	–	کسی بری بات کا جواب اور زیادہ برائی سے دینا
قباحت	–	برائی
تہیّہ کرنا	–	پکّا ارادہ کرنا
پنواڑی	–	پان بیچنے والا
تاخیر	–	دیر
وضع قطع	–	حلیہ
کوالیفکیشن	–	لیاقت
جنس	–	قسم
قلّت	–	کمی

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ مصنف کو حکومتِ ہند نے کس اعزاز سے نوازا؟
۲۔ برسات کا موسم کس شان سے آتا ہے؟
۳۔ برسات کے موسم میں لوگوں کو پہچاننا کیوں مشکل ہو جاتا ہے؟
۴۔ مصنف ساری رات کیوں بھیگتے رہے؟
۵۔ انٹرویو میں ڈائرکٹر کی کرسی پر کون بیٹھا تھا؟
۶۔ برسات کا موسم آتے ہی سڑکوں پر جا بجا کیا نظر آتا ہے؟

مختصر جواب لکھیے :

۱۔ برسات کی آمد کے منظر کو مصنف نے کس طرح بیان کیا ہے؟
۲۔ برسات کو اُمیدوں والا موسم کیوں کہا گیا ہے؟
۳۔ مصنف نے مکان بدلنے کی کوشش کیوں ترک کردی؟
۴۔ برسات کے موسم میں کیچڑ کے متعلق کن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے؟

جملوں کی صحیح جوڑیاں تلاش کر کے مکمل جملے لکھیے :

۱۔ برسات ہمارے دل میں	الف۔ ہماری چھتری کو عزّت بخشی ہے۔
۲۔ ان دنوں کیچڑ کی	ب۔ کیچڑ سے پھسلتے دیکھا ہے۔
۳۔ اس نے ہماری چھتری کے نیچے آ کر	ج۔ کردار کون سے موسم کا ہوتا ہے۔
۴۔ بھلا بتائیے ایسا باضابطہ	د۔ سینکڑوں اُمیدیں پیدا کردیتی ہے۔
۵۔ ہم نے بڑے بڑے شہسواروں کو	ہ۔ بالکل قلّت نہیں ہوتی۔

درجہ بندی

نیچے دیے ہوئے الفاظ مناسب موسموں سے متعلق خانوں میں درج کیجیے :

آم - کرسمس - کولر - چھتری - دیوالی کی چھٹیاں - یومِ آزادی - سویٹر -
مئی کی چھٹیاں - ہولی - یومِ جمہوریہ - پولا

گرمی	سردی	برسات

بتائیے ان میں سے کون سی کتاب مجتبیٰ حسین کی نہیں ہے :

آدمی نامہ　　　　غبارِ خاطر　　　　قطع کلام

خود آموزی

مرزا فرحت اللہ بیگ کی لکھی ہوئی 'ایک مزیدار کہانی' حاصل کر کے پڑھیے۔

سرگرمی/منصوبہ :

۱۔ بارش کے موسم میں ہونے والی بیماریوں سے بچنے کے لیے کیا احتیاطی تدابیر اختیار کرنا چاہیے؟ اپنے استاد یا سرپرستوں سے معلوم کر کے لکھیے۔

۲۔ اس سبق سے اپنی پسند کے پانچ جملے لکھیے۔

اضافی معلومات

اعراب :

آپ حروفِ علت کے بارے میں جانتے ہیں۔ ایک بار پھر :

آ ، اے ، او ، ای

کو ادا کیجیے۔ آپ نے کیا محسوس کیا؟

یہی کہ یہ آوازیں کسی قدر طویل یعنی لمبی ہوتی ہیں۔ جیسے

کتاب میں تا　　پنجرے میں رے　　کوئی میں کو　　خوشبو میں بُو　　بلّی میں لی

اب ان لفظوں کی آوازوں پر توجہ دیں :

اَب میں اَ ، رَس میں رَ ، اِن میں اِ ، دِن میں دِ ، اُدھر میں اُ ، صُبح میں صُ

ا ، ر ، د اور ص پر جو علامات لگائی گئی ہیں، وہ آ ، او ، ای سے مختصر ہیں۔ طویل آوازوں کو ا ، و ، ی سے لکھا جاتا ہے جبکہ مختصر آوازوں کے لیے ہم نے کچھ عربی علامات طے کی ہیں۔ انھیں زبر، زیر اور پیش کہا جاتا ہے۔ جنھیں اوپر کی پہلی، دوسری اور تیسری مثالوں میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ان علامتوں کو **اعراب** بھی کہتے ہیں۔

- درج ذیل الفاظ کے پہلے حرف پر اعراب لگائیے۔

گرج ، اٹد ، اسکول ، طغیانی ، وضع ، اترتے ، لباس ، اداس

کیا ہم یہ کر سکتے ہیں؟

۱۔ میں برسات کے دس فائدے بتا سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
۲۔ میں اس سبق کے مصنف کا زبانی تعارف کر سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں
۳۔ میں برسات اور گرمی کے موسم کا موازنہ کر سکتا/سکتی ہوں۔	ہاں / نہیں